روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۲۷ | بدھ - ۶ - جمادی الاولیٰ - ۱۴۱۵ھ - ۱۲ اخاء ۱۳۷۳ ہش ' ۱۲ - اکتوبر ۱۹۹۴ء

مکرم پروفیسر ڈاکٹر نسیم بابر صاحب راہِ مولا میں قربان ہوگئے

○ مکرم پروفیسر ڈاکٹر نسیم بابر صاحب سینئر پروفیسر شعبہ فزکس قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد پر مورخہ ۹۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو اسلام آباد میں فائرنگ کی گئی جس کے نتیجہ میں وہ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

رات ساڑھے دس بجے کسی نامعلوم شخص نے ان کے گھر کی گھنٹی بجائی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف باہر نکلے تو اس شخص نے ان پر فائر کر دیا ڈاکٹر صاحب کو فوراً ہسپتال لے جایا گیا۔ لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے ان کی عمر ۴۲ سال تھی۔ آپ موصی تھے۔ میت اسلام آباد سے ربوہ لائی گئی۔ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دارالضیافت میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد قبرستان عام میں امانتاً تدفین عمل میں لائی گئی قبر تیار ہونے پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے ہی دعا کروائی۔

موصوف ہر سال یورپ کے کسی نہ کسی ملک میں جا کر یونیورسٹیوں میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ گزشتہ چند سال جرمنی۔ سویڈن اور اٹلی کے تعلیمی مراکز میں کئی بار جا کر اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ اور تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ نہایت سادہ' بے ضرر اور خاموش طبع شخص تھے۔ انہیں مختلف وقتوں میں جماعتی عہدوں پر بھی خدمت کا موقع ملتا رہا۔ آپ مکرم یوسف سہیل شوق اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کے چھوٹے بھائی تھے۔

احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

دیکھو گناہ کبیرہ بھی ہیں ان کو تو ہر ایک جانتا ہے اور اپنی طاقت کے موافق نیک انسان ان سے بچنے کی کوشش بھی کرتا ہے مگر تم تمام گناہوں سے کیا کبائر اور کیا صغائر سب سے بچو۔ کیونکہ گناہ ایک زہر ہے جس کے استعمال سے زندہ رہنا محال ہے۔ گناہ ایک آگ ہے جو روحانی قویٰ کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے پس تم ہر قسم کے کیا صغیرہ کیا کبیرہ سب اندرونی بیرونی گناہوں سے بچو۔ آنکھ کے گناہوں سے' ہاتھ کے گناہوں سے' کان ناک اور زبان اور شرمگاہ کے گناہوں سے بچو۔ غرض ہر عضو کے گناہ کے زہر سے بچتے رہو اور پرہیز کرتے رہو۔

نماز بھی گناہوں سے بچنے کا ایک آلہ ہے۔ نماز کی یہ صفت ہے کہ انسان کو گناہ اور بدکاری سے ہٹا دیتی ہے سو تم ویسی نماز کی تلاش کرو اور اپنی نماز کو ایسی بنانے کی کوشش کرو۔ نماز نعمتوں کی جان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فیض اسی نماز کے ذریعہ سے آتے ہیں سو اس کو سنوار کر ادا کرو۔ تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کے وارث بنو۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۰۳)

سانحہ ارتحال

○ نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ ڈاکٹر عبدالمنان صاحب میر محلہ دارالصدر غربی ربوہ حال جرمنی مورخہ ۸۔ اکتوبر ۹۴ء بروز ہفتہ جرمنی میں وفات پا گئے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے ان کی میت جمعۃ المبارک (مورخہ ۱۴۔ اکتوبر ۹۴ء) کو ربوہ پہنچے گی اور نماز جنازہ جمعہ کی نماز کے بعد بیت الاقصیٰ میں پڑھی جائے گی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

اعلان ولادت

○ مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۷۔ ستمبر کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام "حمرہ حنا" تجویز ہوا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں نومولودہ کی صحت و سلامتی' درازی عمر اور بلند اقبال ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جماعت احمدیہ کے نصب العین میں یہ بات داخل ہے کہ ہم نیکیوں کی طرف بلائیں

(حضرت امام جماعتُ احمدیہ الرابع)

جماعت احمدیہ کے نصب العین میں یہ بات داخل ہے کہ ہم نیکیوں کی طرف بلائیں۔ اچھی باتوں کی طرف بلائیں نیک کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں۔ یہی وہ ہتھیار ہیں جن کے ذریعے ہم نے (دین حق) کے لئے عالمی جنگ جیتنی ہے۔ اور ان ہتھیاروں کو روزمرہ استعمال کرنا اور عادت بنا لینا ہی ایک ایسا اہم فریضہ ہے جو جماعت کو توجہ کے ساتھ ادا کرنا چاہئے۔

دینی ہتھیاروں کا استعمال کرنا ضروری ہے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ محض ہتھیار سجا لینا ہی کافی ہوتا ہے۔ بعض لوگ پستول لگائے پھرتے ہیں۔ اور دوسرے ہتھیار ہاتھوں میں لئے پھرتے ہیں۔ مگر جب وقت آتا ہے تو ان کے ہتھیار ان کو بچانے میں کامیاب نہیں ہو سکتے کیونکہ ہتھیار کے لئے ایک روزہ مرہ کی واقفیت' روزمرہ کا انس ان ہتھیاروں سے' ایسی واقفیت کہ جس کے نتیجے میں از خود وہ ہاتھوں میں بروقت پہنچیں اور صحیح ٹھیک نشانہ لگا سکیں یہ کام ایسا نہیں جو محض ہتھیار سجانے سے خود بخود آ جاتا ہے۔ ایک ایسا کام ہے جس کے لئے وہ لوگ جو ہتھیاروں کو سمجھتے ہیں اور ان سے واقعۃً فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں ان ہتھیاروں کو روزمرہ کی زندگی کا ایسا حصہ بنا لیتے ہیں کہ ہر وقت ان سے کھیلتے رہتے ہیں۔ بسا اوقات ایسے نشانہ باز میں نے بھی دیکھے ہیں کہ ہاتھ میں پستول ہے تو بار بار ہاتھوں میں اٹھاتے ہیں اور بار بار اس کو اچھال کے اچانک نشانہ لیتے' اسی طرح شکاری جو ہوائی نشانہ لینے میں مشق کرتے ہیں' وہ کم و بیش روزانہ ہی خالی بندوق سے کھیلتے رہتے ہیں۔ خواہ سامنے کوئی شکار ہو یا نہ ہو۔

نیک نصیحت کے دو مقاصد تو نیک بات کی طرف بلانا اور نیک نصیحت کرنا دو مقاصد رکھتی ہے۔ ایک یہ کہ اپنی آپس میں میں تربیت کی جائے دوسرے یہ کہ تمام دنیا کو بھلائی کی طرف بلایا جائے۔ جن لوگوں کو روزمرہ ان ہتھیاروں کے استعمال کی عادت نہ ہو وہ دوسری قوموں کو بھی اس طرف بلانے کا سلیقہ نہیں جانتے۔ وہ لوگ جو روزمرہ گھروں میں اس خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے ہتھیار کو صحیح طریق پر استعمال کرنے کی پریکٹس نہیں کرتے ان لوگوں کو باقی دنیا میں بھی اسے استعمال کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔ پس یہ جو قرآن کریم نے نصیحت فرمائی ہے بہت ہی اہم ہے اتنی اہم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ جو نیکیوں کی طرف

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۲- اخاء- ۱۳۷۳ ھش ۱۲- اکتوبر ۱۹۹۴ء

پیشے اور انسانی زندگی کی بقاء

یہ تو ہو سکتا ہے کہ کسی کے پاس زمین زیادہ ہو- فیکٹریاں اور ملیں زیادہ ہوں- تجارت بہت بڑی ہو اور اس وجہ سے وہ اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر سمجھے اسے اپنی برتری کا احساس ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ برتری بھی نہایت موہوم ہے- کون ہے جس کے پاس زیادہ زمینیں یا زیادہ فیکٹریاں اور ملیں اور تجارت کی وسعت ہمیشہ باقی رہی ہو- آج ہیں کل یہ چیزیں نہ ہوں گی- جن کے پاس نہیں ہیں کل شائد ان کے پاس ان سے بھی زیادہ ہوں- آخر جن کے پاس آج یہ چیزیں موجود ہیں انہیں حضرت آدمؑ کی اولاد میں سے کسی ایسے شخص کے ساتھ تو رشتہ نہیں جو اس دنیا میں زندگی کے آغاز سے ہی اس طرح زمینیں فیکٹریاں ملیں اور تجارت رکھتا ہو- یہ چیزیں تو ہاتھ بدلتی رہتی ہیں کبھی کسی کے پاس ہیں اور کبھی کسی کے پاس اس لئے ان سب پر فخر کرنا اور انہیں اپنی برتری کا معیار بنانا ایک موہوم سی بات ہے- اسے کسی طرح بھی دانش مندی نہیں کہا جا سکتا- دانش مندی تو یہ ہے کہ اگر آپ کے پاس یہ چیزیں ہیں تو آپ ان کا بہتر استعمال کر کے دکھائیں- دنیا کو ان کا فائدہ پہنچائیں- تاکہ یہ بھی معلوم ہو سکے کہ آپ کے دل میں ان کی کیا قدر و قیمت ہے اور اس کا بھی پتہ چل سکے کہ آپ ان کا استعمال جانتے ہیں-

جہاں تک انسان کی زندگی کی بقاء کا سوال ہے اسے بیسیوں نہیں سینکڑوں کام ایسے ہیں جو اسی بقاء میں مدد دیتے ہیں- اسے کھانے کی چیزیں چاہئیں اسے پہننے کی چیزیں چاہئیں- اسے سر پر چھت قائم کرنے کے لئے متعدد چیزوں کی ضرورت ہے اور یہ سب چیزیں بنانے والے اور ان کے مہیا کرنے والے انسانی زندگی کی بقاء کا باعث ہیں- کھانے کی چیزیں پیدا کرنے والے اپنا کام کرنے سے انکاری ہو جائیں تو انسان زندہ کیسے رہے- اس کے تن کو ڈھانپنے کے لئے جن کپڑوں کی ضرورت ہے یا اسے پیدل چلنے کے لئے کانٹوں سے بچنے کے لئے جن جوتوں کی ضرورت ہے اگر وہ نہ بن سکیں اور اس لئے نہ بن سکیں کہ کوئی شخص وہ چیزیں بنانے کے لئے تیار نہ ہو تو وہ برہنہ ہو جائے اس کے پاؤں چھل جائیں- برہنگی میں تو وہ گھر سے باہر بھی نہیں نکل سکتا- گھر سے باہر نکلنے کا تو سوال ہی کیا ہے وہ گھر میں بھی اپنے گھر کے افراد کے سامنے برہنگی کی زندگی بسر نہیں کر سکتا- صفائی کو لے لیجئے آج کل ماحول کی صفائی کا کتنا ذکر ہو رہا ہے- اگر گھروں میں اور گلیوں میں صفائی کرنے والے اپنا کام بند کر دیں تو اس کی زندگی کی بقاء کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے- غرضیکہ اس کی زندگی کی بقاء کے لئے بہت سی باتوں کی ضرورت ہے اور وہ بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی زیر عمل نہ رہے تو اس کے لئے زندہ رہنا مشکل ہو جائے- تو پھر کیا وہ اپنی زندگی کی بقاء کو قائم رکھنے والوں سے نفرت کر سکتا ہے- کیا وہ ایسے شخص کو کمتر جان سکتا ہے جو اس کے تن ڈھانپنے کا انتظام کرتے ہیں- یا اس کے پاؤں کو کانٹوں سے بچاتے ہیں- یا اس کے کھانے پینے کی اشیاء مہیا کرتے ہیں- جو اس کے گھر کی صفائی کر کے اس کی صحت کو قائم رکھتے ہیں- ان سب کام کرنے والوں کو کسی نہ کسی پیشے کا نام دیا جاتا ہے اور بعض لوگ بلکہ اکثر لوگ اپنی نادانی میں ان میں سے بعض پیشوں کو کمتر اور پیشہ کرنے والوں کو کمتر سمجھتے ہیں- سوال ان کی زندگی کی بقاء کا ہے- اگر وہ اس بات پر غور کریں کہ فلاں پیشہ موجود نہ ہو تو ہماری زندگی خطرے میں پڑ جائے گی تو وہ یقیناً ہر شخص کو چاہے اس کا کوئی بھی پیشہ ہو اپنا محسن سمجھیں اور اپنے سے اعلیٰ و برتر- آخر انہیں ان لوگوں کا احسان مند ہونا چاہئے- ہم نے کئی دفعہ سنا ہے کہ جو لوگ گھروں کی اور سڑکوں کی صفائی کرتے ہیں جب وہ یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم اپنا کام چھوڑ دیں گے تو مشکل پڑ جاتی ہے- ایسی مشکل کہ جانیں خطرے میں پڑ جاتی ہیں- اور ایک دو نہیں سینکڑوں جانیں- بڑا شہر ہے تو ہزاروں اور لاکھوں جانیں- اگر وہاں صفائی ہی نہیں ہو گی گھروں کا گند نہیں اٹھایا جائے گا- سڑکیں صاف نہیں کی جائیں گی تو لوگ زندہ کیسے رہیں گے- اور کب تک زندہ رہیں گے- پس حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں ہر کام انسانی زندگی کے بقاء کے کام آتا ہے- اور جسے اپنی زندگی کی بقاء سے پیار ہے اسے ان لوگوں کو جو یہ کام کرتے ہیں چاہے وہ کوئی بھی کام کیوں نہ ہو عزت کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے- محض کسی کام کو کوئی پیشہ کہہ کر اس کی تذلیل کرنا انسانیت کی تذلیل ہے اور اپنی بقاء کی خواہش کی نفی ہے-

اگر ہم سب لوگ یہ بات سمجھ جائیں تو معاشرے میں سب کو مساوی نظروں سے دیکھا جائے اور سب کے ساتھ مساویانہ سلوک کیا جائے- یہ وہ بات ہے جو انسان کو بہتر معاشرہ مہیا کرتی ہے اور اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کے عیال ہیں-

باتیں مری نشانِ رہِ راستی بنیں
سُر تال سے ذرا بھی محبت نہیں مجھے
گو شعر کہہ رہا ہوں بہت دیر سے مگر
"کچھ شاعری ذریعۂ عزت نہیں مجھے"

ابوالاقبال

ضبط میں جبکہ ترا حُسن خود آرا ہی نہیں
میری آشفتہ سری کا کوئی چارا ہی نہیں

سیلِ آفات کے سہ لینے کا یارا ہی نہیں
تیری رحمت کے سوا کوئی سہارا ہی نہیں

چل کے آتا وہ مرے پاس بصد عشوہ و ناز
مَیں نے چاہت سے کبھی اُس کو پکارا ہی نہیں

چاہے جو تھام لے بڑھ کر رگِ مینائے حیات
رسمِ میخانہ ہے ساقی کا اشارا ہی نہیں

لُطفِ پیہم ہے اگر تجھ پہ جفا ہے مجھ پر
کچھ تو میرا بھی ہے وہ شخص تمہارا ہی نہیں

قیس و فرہاد رکھیں سَر مرے پاؤں پہ کہ مَیں
بازیٔ عشق کسی سے کبھی ہارا ہی نہیں

ہیں نصیر آج وہی لوگ سرِ خیلِ وفا
جو یہ کہتے تھے غمِ عشق گوارا ہی نہیں

نصیر احمد خان

یادرفتگان کے بارے میں گزارش

یادرفتگان کے مضامین میں زیادہ تر اوصاف حمیدہ کا ذکر کریں یا وفات یافتہ کے ایسے مشاغل یا کاموں کا ذکر کریں جن سے انفرادی اور جماعتی طور پر لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہو- چھوٹی چھوٹی باتیں جنہیں غیر متعلقہ تفصیل بھی کہا جا سکتا ہے- وہ مضمون کو بلاوجہ طول دے دیتی ہیں اور قارئین کی دلچسپی مضمون سے کم ہونے لگتی ہے- حقیقت میں یادرفتگان کے مضامین اس لئے شائع کئے جا رہے ہیں کہ نیک لوگوں کا نام زندہ رہے اور ان کی خوبیاں دنیا میں جاری رہیں- دوست ان مضامین کو پڑھ کر اپنے دل میں یہ جذبہ محسوس کریں کہ ہم بھی ایسے ہی بنیں- اس سلسلے میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ضروری نہیں کہ ہر خوبی ہر شخص میں موجود ہو- جب تک کوئی نمایاں خوبی موجود نہ ہو- اس کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں- ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ خوبیوں کی فہرست کو سامنے رکھ کر وفات یافتہ میں سب خوبیاں گنوا دی جائیں چاہے وہ اس میں پائی جاتی ہوں یا نہ پائی جاتی ہوں- یہ تاریخ کو غلط موڑ دینے والی بات ہے جو ہمارا شیوہ نہیں- امید ہے ہمارے مضمون نگار دوست جو یادرفتگان سے متعلق مضامین لکھتے ہیں ہماری ان گزارشات کو پیش نظر رکھیں گے-

ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۳۵

کالی کارب اور آرنیکا کے خواص اور ان کی احتیاطوں کا تذکرہ

حمل کی الٹیاں، وضع حمل میں آسانی، دل کا حملہ، پرسوتی بخار، اور پیٹ کے درد کے نسخے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات مورخہ ۱۲- ستمبر ۱۹۹۴ء کو فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۱۲- ستمبر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھی کی ادویہ کا تذکرہ فرمایا اور اپنے وسیع تجربات کے حوالے سے ہومیو پیتھی کے اہم اصول بیان فرمائے۔

کالی کارب KALI CARB

حضرت صاحب نے فرمایا یہ بچوں کی پیدائش کے بعد عورتوں کے لئے بہت اچھی دوا ہے۔ پیدائش کے بعد بعض دفعہ خون بند نہیں ہوتا۔ پلاسنٹا کا کچھ حصہ یا کوئی اور چیز اندر رہ جاتا ہے۔ اس کو اچھی طرح نکال کر صفائی کی جاتی ہے۔ پھر بھی خون آتا ہے تو کالی کارب اس کا علاج ہے۔ اس سے اگر افاقہ نہ ہو تو پھر اور ادویہ دیکھیں۔

رحم کی فائبرائڈز اور ٹیومر کے لئے اسے سوچیں۔ اس کے لئے جو نسخہ ہے اس میں کالی کارب نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ نسخہ ناکام ہو (جو عموماً کامیاب ہو جاتا ہے) تو پھر کالی کارب کا استعمال کریں۔ اس کا رحم کی فائبرائڈز سے تعلق نمایاں ہے۔

حمل کی الٹیاں بہت مشکل چیز ہیں۔ یہ بیماری ٹھیک کرنے کے لئے جب تک اس کی Constitutional دوا نہ ڈھونڈیں کامیابی نہ ہوگی۔ اس کا مطلب ہے کہ متلی کی علامات بھول کر مریضہ کے مزاج، بنیادی طبیعت، یعنی دواؤں کے اعتبار سے جو مزاج بیان ہوتا ہے اس کی تلاش کریں۔

مثال کے طور پر حضرت صاحب نے فرمایا آرسنک کا مزاج بہت ہی Meticulous (باریک بین محتاط) ہے اس میں بے چینی۔ خوف اور بے قراری ہے۔ ذرا چیز ادھر سے ادھر ہو جائے تو پریشانی ہوتی ہے۔ نفاست پسند مزاج ہے۔

سلفر کا مزاج گندگی کا مزاج ہے۔ مریضہ کا نہانے کو جی نہ چاہے۔ پسینہ میں بو ہو۔ سر کی چوٹی پر جلن کا احساس، جلدی بیماریوں کا رجحان۔ نہانے سے گھبراہٹ۔ ایسے مریض کو سلفر فائدہ دے گی۔ سلفر ۳۰ میں دیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا اونچا دے کریں نے دیکھا نہیں۔ بچے کے دوران اونچا دینا مناسب نہیں

حمل میں اونچی پوٹینسی نہ دیں

حضرت صاحب نے فرمایا اصول یہ ہونا چاہیے کہ حمل کے دوران کم سے کم دوا دیں۔ جس چیز پر یقین ہو۔ جو تجربے میں آچکی ہو۔ جس کے فوائد اور مضرات سے پوری واقفیت ہو اس کے اطمینان کے بعد دیں۔ لیکن اونچی پوٹینسی میں تجربے کرنا خطرناک ہے۔

حمل کی الٹیاں حمل کے دوران الٹیوں کے علاج کے لئے کالی کارب کے لئے اس کا مزاج معلوم کریں۔ اس میں کمر درد کا مزاج۔ SPOTS پر درد اور گرمی کا احساس۔ چھوٹے دائروں پر درد جمع ہو جاتا ہے۔ گرمی کی لہریں اس حصہ پر محسوس ہوتی ہیں۔ خاص طور پر انتڑیوں کی بیماری میں یہ نمایاں ہوتا ہے۔ درد کے مقامات اکثر بائیں طرف ہوتے ہیں۔

اس لئے اگر آرنیکا۔ لیکیسز اور لیڈم کے نسخے سے فائدہ نہ ہو تو کالی کارب استعمال کریں۔ یہ نسخہ بائیں طرف کے درد کے لئے ہے۔ کالی کارب میں بھی بائیں طرف کا مزاج ہے۔ چھوٹے SPOTS کی دردوں میں خاص طور پر۔ اس نسخے کے طبعی فالواپ کے طور پر کالی کارب دیں۔ یعنی جہاں آرنیکا لیکیسز اور لیڈم کا نسخہ ٹھہر جائے وہاں کالی کارب اس کو آگے بڑھاتا ہے۔

حمل کی الٹیوں میں ہر دوا کے مزاج کی بحث ملتی ہے بالعموم جن دواؤں سے شفا ہوتی ہے وہ مزاج سے مطابقت رکھنے والی ہوتی ہیں۔ اس میں سلفر، سیپیا، کالی کارب اور کبھی کبھی آرسنک فائدہ دیتی ہے۔

آرسنک کا مزاج Gold headed cane patient کا مزاج ہے۔ نہایت Fussy چھوٹی چھوٹی باتوں پر مزاج انگیخت ہو جانا۔

مزاج کے بارے میں اگر موٹی موٹی چند دوائیں کام نہ کریں تو سنفوری کارپس Synphory Carpus استعمال کرائیں۔

وضع حمل میں آسانی کی ادویہ

وضع حمل میں اگر بچے کی پیدائش میں روک ہو۔ دردیں جس انداز سے اٹھنی چاہئیں اس طرح نہ اٹھیں۔ بڑا سخت کرائسس ہو جاتا ہے۔ عورتیں بعض دفعہ مر بھی جاتی ہیں۔ ایسے مواقع پر خدا کے فضل سے اکیلی دوا بہت تیزی سے فوری اور اعجازی نشان دکھاتی ہے۔ ایسی چند دوائیں ضرور یاد رکھیں۔ یہ دوائیں مندرجہ ذیل ہیں۔

کولوفائیلم Caulophylum
جیل سیمیم Gelsemium
کالی کارب Kali Carb
پلسٹیلا Pulsatilla

حضرت صاحب نے سل امراض کے بارے میں فرمایا کہ پھیپھڑوں کی Base میں اگر سل امراض پائے جائیں۔ یا پرانے نزلے کی کیفیت ہو تو ایک دوا آرسنک آیوڈ ائیڈ ہے۔ سلیشیا بھی اس میں موثر ہے۔ کالی کارب بہرحال غیر معمولی مفید دوا ہے اسے نہ بھولیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا گاؤٹ کے بارے میں نہ دیں۔ کاربوویج سے شروع کریں۔ کاربوویج، کالی کارب کو جسم کو قبول کرنے پر آمادہ کر دیتی ہے۔ اس سے کالی کارب کا ردعمل سخت نہیں ہوتا۔ کاربوویج دینے کے بعد کالی کارب ۳۰ میں دیں۔ اس طرح یہ رومیٹک بیماریوں (گاؤٹ) یعنی چھوٹے جوڑوں کے درد میں مفید ہوتی ہے۔

کالی کارب کی احتیاطیں

حضرت صاحب نے فرمایا کالی کارب کے لئے احتیاط لازم ہے۔ اگر مریض کے اندرونی نظام مدافعت میں طاقت نہ ہو۔ تو کالی کارب تو آرڈر دے دے گی کہ ہر صورت میں ٹھیک ہے۔ اب جسم میں طاقت نہیں۔ اس صورت میں انتہائی تکلیف دہ دردیں بھی ہو جاتی ہیں جو پھر قابو میں نہیں آتیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہومیو پیتھک ردعمل کا صحیح تصور یہ ہے کہ خود ہی شروع ہو کر خود ہی ختم بھی ہو جائے۔ اور مریض کو فائدہ ہو۔ ۲۴ گھنٹے سے لے کر دو تین روز تک ردعمل ختم ہو کر مریض کو پہلے سے بہتر حالت میں نہ چھوڑے تو یہ صحیح ردعمل کی علامت نہیں۔

کالی کارب اور لائیکو پوڈیم کا غلط ردعمل بعض اوقات زندگی کا روگ بن جاتا ہے۔ سلیشیا کے بعض خطرناک اثرات ہو سکتے ہیں۔ اس کا طریق یہ ہے کہ بڑی طاقت میں فوراً نہ دیں آہستہ آہستہ طاقت بڑھائیں۔

کالی کارب کا مزاج غصے کا مزاج ہے۔ مگر یہ مزاج بیماریوں کے نتیجے میں پیدا ہو۔ اس میں جھگڑالو پن اکیلے پن کے اثرات۔ توہمات کا شکار ہونا شامل ہے۔

کالی کارب کی خصوصیات

دردوں کی نوعیت یا ٹھہری ہو یا جیسے چٹکی بھری ہو۔ منہ کا حال بگڑا ہوا۔ جیسے پائیوریا کے مارے۔ گندے منہ۔ دردیں۔ مسوڑھے دانتوں کو چھوڑ رہے ہوں۔ خون جاری ہو۔ بدبو ہو۔

یہ کالی فاس کی طرح کی اعصاب کی گہری دوا ہے۔ جہاں پوٹاشیم آئے گا وہاں سے اعصاب سے تعلق ہو گا۔

کارب ہونے کی وجہ سے ہڈیوں سے تعلق ہو گا۔ کاربن ہڈیوں اور پھیپھڑوں پر اثر کرتا ہے۔ پوٹاشیم کاربونیٹ اس لحاظ سے تیز مزاج ہے۔ حالانکہ کاربوویج بھی کاربن ہے مگر اس کا مزاج ایسا نہیں ہے۔ کالی کارب کاربن کے باوجود کاربوویج سے ملتی ہے۔ مگر کالی کارب میں سختی ہے کاربوویج میں نرمی ہے۔

آرنیکا: ARNICA

یہ بہت بنیادی اور اہم دوا ہے۔ یہ پہاڑی تمباکو ہے۔ پہاڑی تمباکو سے بنی نوع انسان کو کثرت سے ہومیو پیتھی میں فائدے ہوتے ہیں۔ بعض جگہ تو اس کا استعمال Indispensible ہو جاتا ہے۔ غیر معمولی فوائد دکھاتا ہے۔

دل کے حملے کی دوا

خون پر اس کا کردار بہت اہم ہے۔ خون کو جمانے Clot کا رجحان ہے۔ ہارٹ اٹیک میں آرنیکا لازمی دوا ہے۔ ایلو پیتھک میں ہیپرین، خون کو پتلا کرنے کی دوا ہے یعنی انٹی کوا گولنٹ Anticoagulant ہے۔ آرنیکا کی بھی یہی خصوصیت ہے۔ مگر آرنیکا کی خوبی یہ ہے کہ یہ خون کو پتلا کرنے کا منفی اثر پیدا نہیں کرتی۔ اسپرین بھی Anticoagulant ہے۔ اگر ڈاکٹر کو نہ بتایا جائے کہ مریض اسپرین زیادہ استعمال کرتا رہا ہے تو مریض آپریشن کے دوران ہیمرج کا

باقی صفحہ ۷ پر

پروفیسر میاں محمد افضل

علم کے چراغ جل اٹھے؟

کچھ روز ہوئے سڑک پر ایک جلوس جا رہا تھا جلوسوں کا تو موسم ہے۔ ہر طرف ہاؤ ہو۔ مگر میں کوئی سیاسی بات نہیں کرنے والا۔ ایک بزرگ سفید ریش بڑے معزز سے انسان جلوس کے آگے آگے تھے پیچھے سڑکوں کی لمبی قطاریں۔ انہوں نے بینر اٹھا رکھے تھے۔ پاس سے جلد جلد گزرتے ہوئے تحریریں تو پڑھی نہ جا سکیں البتہ ۴ یا ۵ اعداد نمایاں تھے۔ کوئی چار یا پانچ باتوں یا طریقوں کا تذکرہ تھا۔ بزرگ استاد پہ نظر پڑی جو بڑی متانت سے بزرگانہ انداز میں جا رہے تھے تو عقدہ کھلا کہ یہ سکول کے بچے ہیں اور آج انہیں خواندگی کا دن منانا ہے۔ چلئے کتابوں سے ایک دن کی چھٹی۔ لیکن اگر اس کے نتیجے میں خواندگی بڑھ سکے تو ایسی قربانی کے لئے ہم سب حاضر ہیں۔ تو استاد شاگرد خواندگی میں اضافہ کا عزم کئے ہوئے سوئے مقتل تو نہیں البتہ سوئے الحمرا رواں دواں تھے۔ وہاں سے گزرنے کا بھی اتفاق ہوا (اندر جانے کی جرأت نہ کر سکا) سڑک یعنی مال روڈ پر بڑی بڑی تختیاں نظر آئیں۔ بے شمار لہراتے ہوئے بینر ان پڑھوں کو پکار رہے تھے ”آؤ ہم خواندگی بڑھانے کا عزم کئے ہوئے ہیں“ ایک اژدھام۔ لاہور کے سارے سکول یا اکثر سکول اکٹھے خواندگی کی گاڑی دھکیلنے کی سعی کر رہے تھے۔ اندر یقیناً دھوآں دھار تقریریں ہو رہی ہوں گی۔ اور قیاس یہ ہے کہ اس روز خواندگی میں خاطر خواہ ترقی ہوئی ہو گی۔ ہماری شرح خواندگی ۲۶٫۲ فیصد ہے۔ یہ اعداد و شمار اب تو بہت پرانے ہو گئے نئے اندازے کے مطابق ہم ترقی معکوس کر کے ۱۵ یا ۲۰ فیصد تک پہنچ چکے ہیں۔ مگر غالب خیال یہی ہے کہ اس روز اس زبردست مہم کے نتیجہ میں ہم نے خواندگی بڑھائی ہو گی۔ بھلا جہاں اتنے سارے بینر لگ جائیں استاد شاگرد اور ان کے سیاسی راہنما اکٹھے ہو جائیں وہاں خواندگی کیسے نہیں بڑھے گی؟ مگر اس روز فقط تقاریر ہی نہیں ہوئیں بلکہ ایک مثبت سوچ بھی ابھری جس نے ایک لائحہ عمل کی شکل اختیار کی ایک پروگرام ترتیب دے دیا گیا۔ اور اس کے بعد کہیں کہیں خیمے نظر آئے۔ کالجوں میں ایک ہلچل ہوئی۔ سامان سفر باندھے گئے۔ اور پھر پرنسپل صاحبان اور صاحبات نے بمعہ اپنے شاگردوں کے گاؤں کا رخ کیا۔ مہمان نواز دیہاتیوں نے ان ڈگریوں سے لدے پھندے اساتذہ کا پرجوش استقبال کیا۔ زہے نصیب اتنے پڑھے لکھے لوگ تشریف لائے۔ گاؤں میں پھول تو کم نظر آتے ہیں لیکن آج بھنورے بھی آن پہنچے اور رنگ برنگ تتلیاں اٹھلاتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ گاؤں میں بہار آ گئی۔ رنگ و نور کی بارش جواں و حسین قہقہے کالج کی طالبات ان دیہاتیوں کو تعلیم دینے کا عزم لئے ہوئے پہنچ گئیں۔ کچھ قاعدے کتابیں کھلیں، گاؤں والے شوق سے ادھر متوجہ ہوئے حالانکہ پہلے ایسے کم ہوا۔ آج تو اساتذہ پڑھے لکھے اساتذہ ان کے درمیان ہیں۔ انہوں نے بصد شوق پہلا سبق لیا۔ خواندگی کا دروازہ نیم وا ہونا شروع ہوا۔ یہ عمل جاری رہا اور اس ڈگر پر بات چلتی رہی تو شائد ہم منزل کو پالیں مگر یہ تو تبھی ہو گا جب ہر روز ایسی محفلیں سجیں۔ مگر یہاں چار پانچ روز تک تو عمل جاری رہا اور پھر تماشہ دکھا کر مداری چلا، تماشہ ختم ہوا۔ کیا نقطہ مرکزی خوبصورت تصاویر حاصل کرنا تھا؟ وہ تو چھپ گئیں۔ اخباروں کے خاص ایڈیشن ان سے بھرے ہوئے ہیں۔ مشن کامیاب رہا۔ بڑے بڑے پرنسپل اپنے سٹاف کے ساتھ مل کے چراغ جلا رہے ہیں۔ Transfer of knowldge (انتقال علم) تو ایک منٹ میں بھی ممکن ہے ایک تصویر دلچسپ تھی ایک پرنسپل صاحبہ کھڑے کھڑے ایک عورت کو سبق دے رہی تھیں۔ بھلا اتنی قیمتی ساڑھی پہنے وہ مٹی کے فرش پر کیسے بیٹھ سکتی تھیں یا شاید اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ اطمینان سے سبق پڑھا سکیں اور پھر تدریس کے فن کی ماہر تو ایک منٹ میں بھی انتقال علم پر قادر ہیں۔ بہرحال کچھ ٹرانسفر ہوا یا نہیں ایک فوٹو تو اچھی بن گئی۔

قارئین کے سامنے چند حقائق پیش کرنے اور چند تصویریں کھینچنے کا مقصد خواندگی کی مہم کا تمسخر اڑانا نہیں تھا۔ اگر واقعی سنجیدگی سے خواندگی کی مہم شروع کی جائے اور اس پر مسلسل عمل ہوتا ہے تو میں بطور استاد اس کا خیر مقدم کروں گا۔ لیکن اگر ہم فقط اتنا سا کام ہی کرنا چاہتے ہیں جتنا کہ ہم نے کر دکھایا تو وہ یقیناً کافی نہیں۔ پبلسٹی کے لئے بہت اچھا ہے۔ فوٹو بنوانے کے لئے پرکشش ہے اپنی کارکردگی کی داستان غیر ملکی ماہرین کے سامنے پیش کرنے کے لئے بھی قابل استعمال ہے مگر یہ چند روزہ مشق یقیناً نتیجہ خیز نہیں ہو سکتی۔ اس سے قبل بھی ہم لیمپ روشن کر چکے ہیں۔ چراغ کچھ دیر کچھ جگہوں پر ٹمٹمائے بھی مگر ان چراغوں کا جو حشر ہوا اور جیسے ہوا وہ ایک لمبی اور افسوسناک داستان ہے بہرحال روشنیاں گل ہوئیں اور پھر مکمل اندھیرا چھا گیا اب ہم پھر ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں کہ خواندگی کے اس داغ کو دھو سکیں جس کی وجہ سے ۱۲۱ ممالک میں سے پاکستان کی پوزیشن ۱۱۱ ہے۔ اگر ہم اردگرد کا جائزہ لیں تو شاید کوئی سبق سیکھ لیں۔ آیئے بنگلہ دیش چلتے ہیں۔

پچھلے دنوں بنگلہ دیش جانے کا اتفاق ہوا۔ سفر محض تعلیمی نقطہ نگاہ سے کیا گیا۔ اس لئے وہاں کی تعلیمی حالت ہی زیر مطالعہ رہی۔ اگر وہ سب کچھ بیان کیا جائے جو وہاں دیکھا تو بات بہت لمبی ہو جائے گی۔ اس لئے موضوع سے متعلق ہی بات کروں گا۔ سب سے پہلا احساس تو وہاں جا کے یہ ہوتا ہے کہ یہ کبھی ہمارا ایک بازو تھا آج نہیں۔ کچھ لوگ خوشی کا اظہار کرتے ہیں کہ انہوں نے جنگ آزادی لڑی اور آزادی (یعنی پاکستان سے) حاصل کر لی۔ مگر یہ تو مختلف موضوع ہے۔ آیئے تعلیم کی بات کریں۔ مجھے وہاں دوبار اس وقت بھی جانے کا اتفاق ہوا جب یہ پاکستان کا حصہ تھا۔ آج واقعی بنگلہ دیش نے کافی ترقی کر لی ہے یعنی صرف کوچہ و بازار ہی نہیں بلکہ وہاں کی تعلیمی حالت بھی بہتر ہے۔ یہاں صرف خواندگی کے حوالہ سے بات کروں گا۔ خواندگی بڑھانے کے دو طریق ہیں۔ یعنی ایک تو پرائمری تعلیم پر زور دینا اور کوشش کرنا کہ ۵-۶ سال کا ہر بچہ سکول میں داخل ہو اور دوسرے ان کے لئے انتظام کرنا جو یا تو کسی وجہ سے سکول نہ جا سکے یا جنہوں نے ڈرتے ڈرتے سکول میں قدم تو رکھا مگر ماسٹر صاحب کے ڈنڈے سے اتنے خائف ہوئے کہ وہاں سے بھاگ اٹھے یا پھر ستم ہائے روزگار ان کے حصول تعلیم میں حائل ہوئے۔ ان دونوں امور کے لئے بنگلہ دیش نے کیا کیا۔ ایک تو وہاں پرائمری کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے جیسا کہ ہونا چاہئے پرائمری تعلیم کا محکمہ (جس کا ہیڈ ڈائریکٹر جنرل ہے) وزیر اعظم صاحبہ کی ڈائرکٹ نگرانی میں کام کر رہا ہے وہ خود اس کی ترقی کی رفتار کا جائزہ لیتی ہیں۔ اور اس لئے ترقی نمایاں ہے۔ یہ پرائمری تعلیم مکمل طور پر گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔ ۱۹۷۳ء میں تمام پرائمری سکول نیشنلائز کر دئے گئے لیکن اب پرائیویٹ ادارے بھی بن رہے ہیں۔ پرائمری تعلیم مفت ہے، مگر آقائے نعمت نے وہاں بھی تعلیم کے ساتھ سوتیلی ماں کا سا سلوک کیا۔ بجٹ بنے تو تعلیم کے لئے وہی کنجوسی۔ مگر محکمہ تعلیم کے اہل دانش دانشمند نکلے۔ انہوں نے کم خرچ بالا نشیں کی صورت نکال لی۔ یعنی بجائے اس کے کہ نئی عمارات پہ بے تحاشا خرچ کیا جائے جس میں عمارات پہ کم اور کمشنوں پہ زیادہ رقم نکل جاتی ہے، اور جب ایک عمارت استوار ہو جاتی ہے تو دوسرے سال ہی اپنی زبوں حالی کی شاکی ہوتی ہے۔ وہ اس جھگڑے میں نہ پڑے۔ انہوں نے جتنی چادر اتنے پاؤں پھیلاؤ کے مقولے پر عمل کرتے ہوئے ترکیب یہ نکالی کہ سب پرائمری سکولوں میں ڈبل شفٹ شروع کر دی جائے۔ کلاس I سے III تک کے بچے صبح دو اڑھائی گھنٹے تعلیم حاصل کریں اور پھر گھر چلے جائیں۔ سکول کی عمارت دس بجے (بعض جگہ ۱۲ بجے) خالی ہو تو باقی دو کلاسوں کے بچے حصول تعلیم کے لئے آ جائیں۔ اس ضمن میں اعداد و شمار دیکھیں تو ان کی دانشمندی کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ ان کے ہاں ۱۹۹۰ء میں ۴۵٬۹۱۷ پرائمری سکول تھے۔ جن میں ۱۱٫۹ ملین بچے پڑھ رہے تھے جب کہ ہمارے ہاں ۱۹۹۱ء میں ۱۳۰٬۳۱ سکولوں میں ۱۱٫۵ ملین بچے تھے۔ گویا سکول ہم سے نصف مگر بچوں کی تعداد ہم سے زیادہ گویا حسن انتظام میں ہم سے یہ سبقت لے گئے فروغ تعلیم کے لئے گورنمنٹ کا ایک اور مستحسن فیصلہ ملاحظہ کیجئے۔ گو پرائمری تعلیم گورنمنٹ کی قطعی ذمہ داری ہے لیکن پرائیویٹ سکول کھولنے پہ پابندی نہیں بلکہ اگر وہ تدریس علم کے کار خیر میں حصہ لیتے ہیں تو ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے یعنی رجسٹرڈ پرائیویٹ سکولوں کے اساتذہ کی ۷۰ فی صد تنخواہ گورنمنٹ ادا کر کے ان کا ہاتھ بٹاتی ہے کیونکہ وہ فروغ تعلیم میں گورنمنٹ کا ہاتھ بٹا رہے ہیں اس طرح دونوں تعلیم کو پھیلانے میں کوشاں ہیں۔

دوسری اہم بات پرائمری تعلیم کو لازم قرار دینا ہے۔ ۱۹۹۰ء میں وہاں کی پارلیمنٹ نے ایک ایکٹ پاس کیا جس کے تحت ہر وہ بچہ جو چھ سال کا ہو اس کے والدین پر لازم ہو جاتا ہے کہ اسے سکول میں داخل کروائیں۔ یوں تو ہمارے بھی ایکٹ موجود ہیں۔ ایک تو بہت پرانا یعنی ۱۹۱۹ء کا اس کے بعد سندھ پرائمری ایجوکیشن ایکٹ ۱۹۴۷ء میں پاس کیا گیا جسے ۱۹۶۲ء میں سارے پاکستان پر لاگو کر دیا گیا۔ مگر اس کا حشر وہی ہوا جو ہمارے ہاں اکثر سکیموں کا ہوتا ہے یعنی نتیجہ صفر۔ مگر بنگلہ دیش اس معاملہ میں ہم سے بازی لے گیا۔ وہاں جو ۱۹۹۰ء میں ایکٹ پاس کیا گیا اس کا نفاذ بھی نظر آ رہا ہے ایسے قانون نافذ کرنے کے لئے صرف یہ کافی نہیں کہ عمل نہ کرنے والوں کو گردن زدنی قرار دیا جائے بلکہ حقیقت پسندانہ طور پر یہ دیکھا جائے کہ والدین اپنے بچوں کو سکول کیوں نہیں بھیجتے۔ اکثر غربت حائل ہوتی ہے اور اگر بچے آمدنی میں اضافہ کر سکتے ہیں تو انہیں سکول کیوں بھیجا جائے جبکہ کوئی اس کے فائدے بھی نہیں گنوا رہا۔ ان وجوہ کو بنگلہ دیش گورنمنٹ نے مدنظر رکھتے ہوئے یہ تجویز کیا کہ ہر غریب خاندان کے بچے کو ۱۵ کلوگرام گندم ماہانہ دی جائے۔ اس ضمن میں صرف حکم صادر نہ ہوا بلکہ اس پہ عمل بھی ہو رہا ہے آج وہاں ۶۶۰٬۰۰۰ (چھ لاکھ سے زائد) بچے اسی سے مستفید ہو رہے ہیں اور ان کے

باقی صفحہ ۵ پر

ابن العطاء

میرا کالم

دنیا میں بے شمار مذاہب ہیں اور اسی طرح بے شمار بین المذاہب جھگڑے ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو ان جھگڑوں کی کوئی وجہ نہیں۔ ہر مذہب کی ابتداء اس بات سے ہوتی ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کے کردار کو بہتر بنائے اور ہر شخص جانتا ہے کہ کردار کی بہتری اس بات کا نام نہیں کہ دوسروں پر الزامات کے پتھر پھینکے جائیں. اور ان میں کیڑے نکالے جائیں۔ آپ اچھے بنیں اچھے لگیں اور کوشش کریں کہ آپ کی اچھائی دوسروں میں سرایت کرے۔ یہ ہیں وہ باتیں جن سے ہر مذہب شروع ہوتا ہے۔ مذہب کے متعلق ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ کچھ مذاہب تو خدا تعالیٰ کے الہام کے ذریعہ شروع ہوتے ہیں اور کچھ مذہب انسان خود مل جل کر انجمنیں یا سوسائٹیاں تشکیل دے کر انہیں مذہب کا رنگ دے دیتے ہیں لیکن مذہب چاہے کیسا بھی ہو یعنی اس کی بنیاد الہامی ہو یا غیر الہامی اس بات کا ہرگز امکان نہیں کہ مذہب دوسروں کو تکلیف پہنچانے کے لئے سامنے آئے۔ ہوتا یہ ہے کہ جب نیا مذہب سامنے آتا ہے اور خاص طور پر کوئی الہامی مذہب تو لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس کے پیروکاروں کو مارتے پیٹتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ اس مذہب کو آگے نہ بڑھنے دیا جائے۔ لیکن اگر وہ الہامی مذہب ہے تو یہ مقابلہ خدا کے ساتھ ہے جس میں انسان کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ وہ مذہب پھلتا پھولتا ہے اور ایک وقت تک دنیا کے لئے انتہائی نافع الناس رہتا ہے۔ اگر کسی مذہب کے لوگ غلط کار ہو جائیں تو یہ قصور اس مذہب کے بانیوں کا نہیں بلکہ انسانی فطرت کے مسخ ہو جانے کا نتیجہ ہے۔ اسی لئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ بین المذاہب جھگڑے فطرت کے مسخ ہو جانے کی علامت ہیں۔ نہ کہ ان مذاہب کی تعلیمات جو بانیوں نے دی تھیں۔

اسی بات کے پیش نظر حضرت امام جماعت الثانی نے پیشوایان مذاہب کے جلسے منعقد کروانے شروع کئے تھے۔ مقصد یہ تھا کہ ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں اور ہم نے جتنے بھی اس قسم کے جلسوں میں شرکت کی ہے۔ دیکھا ہے کہ ہر مذہب کے پیروکاروں نے اچھی اچھی باتیں ہی پیش کیں۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ ہر مذہب کی ابتدا میں اور اس کی بنیاد میں اچھی اچھی باتیں ہی ہوتی ہیں۔ نائیجیریا میں ایک دفعہ ایسا ہی ایک جلسہ کیا گیا تو نہ صرف عوام الناس بلکہ دانشور بھی حیران رہ گئے کہ اس جلسے پر کس طرح ہر مذہب کے پیروکار نے اپنے مذہب کی اچھی اچھی باتیں بیان کیں۔ چنانچہ اخبارات نے اس جلسے کو خوب خوب اچھالا اور نہ صرف خبریں شائع کیں بلکہ اداریے بھی۔

یہاں گزشتہ دنوں سرگودھا کے کمشنر صاحب نے جیسا کہ ایک اردو اخبار (جنگ) میں شائع ہوا ہے کہا کہ ہم نام تو اسلام کا لیتے ہیں لیکن ہمارے کام خلاف اسلام ہیں آپ نے یہ بھی کہا خدارا اپنے بچوں کو تعلیم دلوائیں تاکہ معاشرہ سے بے راہ روی دور ہو اور جہان سے جہالت دور ہو۔ اس سے پہلے کہ ہمیں موت آجائے ہمیں اپنی اصلاح کرنا چاہئے۔

کمشنر سرگودھا ڈویژن نے جو کچھ کہا ہے وہ انتہائی اہم بات ہے انسان کو اس وقت تک اصلاح کا انتظار نہیں کرنا چاہئے جب تک کہ موت آجائے۔ کیونکہ جب موت آتی ہے تو کسی شخص کو کسی بات کی مہلت نہیں دیتی۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ اپنے ہر کام کو اپنی زندگی کا آخری کام سمجھتے ہوئے پوری طرح سنوار کر کیجئے۔ کون جانے کسی کا کون سا کام واقعی اس کی زندگی کا آخری کام بن جائے۔ اگر ہم اصلاح کو موخر کرتے رہیں تو اس بات کا بہت امکان ہے کہ ہمارے لئے اصلاح کا کوئی وقت ہی نہ آئے کیونکہ موت تو اچانک آجاتی ہے۔ اور موت کو موخر نہیں کیا جا سکتا۔

پس کمشنر سرگودھا ڈویژن کی اس بات پر سب کو توجہ دینی چاہئے کہ اپنی اپنی اصلاح کے لئے کوئی وقت ضائع نہ کیا جائے۔ اگر ساری دنیا کے لوگ بغیر کسی تاخیر کے اپنے اصلاح کے کام میں مصروف ہو جائیں تو یقیناً یہ دنیا نہایت حسین بن جائے گی اور ہمارا معاشرہ بلکہ معاشرہ کہتے ہوئے ہمیں ساری دنیا کا خیال آنا چاہئے۔ مثالی معاشرہ بن جائیگا۔ اور یہ انسان کی انتہائی خوش قسمتی ہے کہ اس کا معاشرہ مثالی ہو۔

بقیہ صفحہ ۴

والدین کی پریشانیوں کو کسی حد تک کم کرتے ہوئے انہیں بچوں کو سکول بھیجنے کی موثر ترغیب دی جا رہی ہے انہوں نے صحیح جانا کہ فقط ترغیب دلانے کی مہم کی بات کے ختم کر دینے سے بات نہیں بنتی۔ جس گھر میں غربت ڈیرہ جمائے ہو وہ محض حسین الفاظ "بچوں کو پڑھانا اچھا ہے" کہاں تک سکول بھیجنے کے لئے محرک بن سکتے ہیں۔ اگر آپ نے ترغیب دینی ہے تو حالات کو سامنے رکھتے ہوئے انداز بھی ایسا اپنائیں جس سے وہ کسی حد تک راضی ہو سکیں۔ خالی خولی نعرہ بازی لیکچر بازی یا تعلیم کی خوبیاں اجاگر کرنے سے بیچارے والدین کا مسئلہ تو حل نہیں ہو رہا وہ بچوں کو سکول کیوں بھیجیں۔ معاونت کا ہاتھ بڑھایئے تو وہ آپ کی بات سن بھی لیں گے اور شاید رضامند بھی ہو جائیں۔ بنگلہ دیش نے اسی نقطہ کو سمجھا اور اسے اپنی سکیم میں شامل کیا اس لئے ان کی سکیم کامیاب ہے سکولوں میں بچوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اندھیرا سمٹ رہا۔ روشنی پھیل رہی ہے آثار خوش آئند ہیں اگر موازنہ کیا جائے تو ہمارے ہاں ۵ سال کی عمر کے تقریباً ۶۶ فیصد بچے سکول جا رہے ہیں (گو یہ اعداد بھی کتابی معلوم ہوتے ہیں) مگر ان کے ہاں ۷۹ فیصد سکولوں کو آباد کر رہے ہیں اور ابھی ان کی سکیم کی ابتدا ہے۔ معلوم تو یوں ہوتا ہے کہ وہ قندیلیں لئے ہم سے بہت آگے نکل جائیں گے۔

خواندگی کی مہم کا دوسرا پہلو ان افراد کو اندھیروں سے نکالنا ہے جو یا تو سکول میں ایک دو سال گزار کر بھاگ اٹھے یا انہیں سکول جانا ہی نصیب نہ ہوا۔ بنگلہ دیش کی خوش قسمتی ہے کہ انہیں ایک ایسے ادارے کی خدمات حاصل ہو گئیں جس نے وہاں کے غریب طبقہ کے لئے آٹھ سکیموں میں سے ایک تعلیم کا پروگرام بھی ترتیب دیا اور بڑے ہی منظم اور خوبصورت انداز میں انہوں نے چھوٹے چھوٹے گاؤں میں تقریباً پچیس ہزار سال سکول کھول دیئے اور یہ ان کے لئے جو یا تو سکول چھوڑ گئے یا جا ہی نہ سکے یعنی ایک گروپ آٹھ سے دس سال کے بچوں کا اور دوسرا گیارہ سے سولہ سال کے بچوں کا۔ سکول کیا ہے چھوٹے سے گاؤں کے درمیان ایک جھونپڑی جس کے کچے فرش پر صاف ستھرے ٹاٹ پر تیس بچے (جن میں ۷۰ فیصد بچیاں ہیں) بیٹھے ہوئے ہیں۔ استانی ان کے اپنے علاقہ کی ہے مگر اسے نہ صرف باقاعدہ ٹریننگ دی گئی ہے بلکہ ٹریننگ کو ایک مسلسل عمل قرار دیا گیا ہے۔ ہر ماہ اسے ایک روزہ ٹریننگ کے لئے ہیڈ کوارٹر جانا ہے پھر سال کے اختتام پر یا نئے سال کے شروع ہونے پر اسے چار روزہ ٹریننگ لینی ہے یہاں وہ اپنے تعلیمی مسائل پیش کر کے ماہرین کی رائے سے مستفید ہو گی۔ پھر ہفتہ میں ایک بار اس کے پاس پروگرام آفیسر پہنچے گا۔ تا اس کے کام کا جائزہ بھی لے اور اس کی راہنمائی کرے۔ بڑا ہی مربوط نظام ہے۔ لیکن چلئے پھر سکول میں جھانکیں۔ بچے ایک بیضوی شکل میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کے سامنے کتابیں۔ کاپیاں۔ سلیٹ۔ قلم۔ کاغذ اور پنسل کہیں (بانس کا ایک ٹکڑا جس میں وہ پنسل رکھتے ہیں) پڑے ہوئے ہیں۔ سب کچھ انہیں مفت ملا ہے۔ اپنے سکول میں انہیں فقط ڈھائی گھنٹہ رہنا ہے پھر وہ والدین کا ہاتھ بٹا سکیں گے۔ وقت کا تعین والدین اور اساتذہ کے باہمی مشورہ سے ہو گا اور PTA یعنی والدین اساتذہ کی میٹنگ بڑی باقاعدگی سے ہوتی ہیں بچوں کو دیکھیں تو ان کی آنکھوں کی چمک۔ ان کے کھلے ہوئے چہرے۔ ان کے لبوں پہ کھیلتی مسکراہٹ اس بات کی غمازی کر رہی ہے کہ پڑھائی ان کے لئے ایک دلچسپ تجربہ ہے۔ وہ بہت خوش خوش دکھائی دیتے ہیں۔ کیونکہ اس چھوٹے سے صاف ستھرے جھونپڑے میں ڈانس بھی کرتے ہیں۔ ڈرامے بھی۔ گانے بھی گاتے ہیں اور اس طرح پڑھائی ایک دلچسپ مشغلہ بن جاتی ہے۔ ان کے چہروں پہ پسندیدگی کے نقش ثبت ہیں۔ تبھی ان میں سے فقط ۲ فیصد سکول چھوڑتے ہیں جب کہ ہمارے سکولوں میں بھگوڑوں کی تعداد ۵۰ فیصد بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اس ایک بات سے ہی یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ تجربہ کتنا کامیاب ہے۔ اور ان کی کوششیں بار آور ہو رہی ہیں۔ یقیناً یہاں چراغ جل رہے ہیں روشنی پھیل رہی ہے۔ اندھیرے سمٹ رہے ہیں' اور ایک روز خواندگی میں یہ سری لنکا یا مالدیپ کے قریب پہنچ جائیں گے۔ مگر کیا ہم تماشہ ہی دیکھتے رہیں گے؟ ڈرامے ہی کرتے رہیں گے؟ نعرے ہی لگاتے رہیں گے؟ کیا ہم ان سے کوئی سبق نہیں سیکھ سکتے؟ اور یہ کہہ کر میں خاموش ہو جاتا ہوں۔ شاید کہیں سے کوئی صدا اٹھے۔ اور اگر اٹھے تو اللہ کرے وہ صدا بصحرا! ثابت نہ ہو۔

اختتام سال تحریک جدید

جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ تحریک جدید کا سال ۳۱۔ اکتوبر کو اختتام پذیر ہو رہا ہے گویا نیا سال طلوع ہونے میں چند یوم باقی رہ گئے ہیں سال رواں کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہر جماعت کے عہدیداران سے درخواست ہے۔ کہ اگر ان کے ٹارگٹ میں کچھ کمی رہ گئی ہے تو جلد از جلد کمی کو پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اور وصول شدہ چندہ تحریک جدید اختتام سال سے پہلے پہلے مرکز میں بھجوا کر اپنے محبوب امام کی دعاؤں کے مستحق بنیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس میدان میں سرخرو فرمائے اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین

وکیل المال اول تحریک جدید

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراق کی طرف سے سخت اقدامات کی دھمکی

عراق نے کہا ہے کہ اگر ۱۰ اکتوبر کو ہونے والے اجلاس میں سلامتی کونسل نے اس کی تباہ حال معیشت کو سنبھالا دینے کے لئے اس پر عائد اقتصادی پابندیوں کو ختم نہ کیا یا ان کو نرم نہ کیا تو بعض سخت اقدامات کرے گا۔

حکمران انقلابی کمانڈ کونسل کے ترجمان نے کہا ہے کہ عراقی قیادت کے پاس اب کرنے کو کچھ نہیں رہ گیا سوائے اس کے وہ ایک نیا رویہ اپنائے جو عراقی عوام کو ان کی موجودہ مشکلات سے باہر نکال لے۔

ترجمان نے کہا کہ صدر صدام حسین نے انقلابی کمانڈ کونسل اور حکمران بعث پارٹی کے علاقائی لیڈروں کی ایک مشترکہ میٹنگ بلائی اور اس میں امریکہ کے سینیٹر نمائندے رالف ایگیولس کے دورہ عراق کی تفاصیل سے ان کو آگاہ کیا۔ اس میں بتایا گیا کہ اگرچہ عراق نے مہمانوں کا اکرام کیا مگر اس کے باوجود امریکہ عراق کو نقصان پہنچانے پر تلا بیٹھا ہے۔ اور امریکہ اور اس کے ساتھی ان اقتصادی پابندیوں کو غیر معینہ طویل ترین عرصے تک کے لئے طول دینا چاہتے ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ ہم دس اکتوبر تک انتظار کریں گے اور اس کے بعد اگر مسئلہ حل نہ ہوا تو ہر متعلقہ فریق کو اس کے نتائج بھگتنا ہوں گے۔

تاہم انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ عراق کس قسم کے اقدامات کرے گا۔ عراق کی طرف سے یہ وارننگ امریکی ایلچی کی روانگی کے ایک گھنٹہ کے اندر اندر جاری کردی گئی تھی۔

امریکہ اور سعودی عرب نے یہ اعلان کیا تھا کہ وہ عراق کے خلاف اقتصادی پابندیاں جاری رکھنے کے حق میں ہیں۔

امریکی افسران عراق کے ہتھیاروں پر نظر رکھنے کا ایک طویل پروگرام شروع کرنا چاہتے ہیں۔ یہ نظام چند دنوں میں شروع کردیا جائے گا۔ امریکی ایلچی مسٹر رالف ایگیولس نے کہا کہ یہ ایک بڑا شاندار نظام ہوگا میں اس سے بہت خوش ہوں۔

ان افسران نے عراق کے ہتھیاروں کی تیاری کے مقامات پر ۵۰ سے زائد کیمرے نصب کئے ہوئے ہیں تاکہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق عراق کے تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کی تیاری کے نظام پر سختی سے نظر رکھی جاسکے۔

لیکن عراق کے فوجی اخبار القادسیہ نے کہا ہے کہ یہ مانیٹرنگ نظام اس وقت تک شروع نہیں کیا جائے گا جب تک عراق پر سے پابندیاں ختم کرنے کی تاریخ کا اعلان نہیں کر دیا جاتا۔ یہ پابندیاں عرصہ چار سال سے عراق پر اس وقت سے لاگو ہیں جب ۱۹۹۰ء میں عراق نے کویت پر حملہ کیا تھا۔

عراق کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے کہا ہے کہ امریکہ یہ چاہتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں عراقیوں کو مار ڈالے۔ عراق نے کہا ہے کہ امریکی اور برطانوی آقاؤں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اب عراق کوئی رعایتیں نہیں دے گا۔ اور اس مانیٹرنگ سسٹم کو اس وقت تک شروع کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی جب تک عراق پر سے اقتصادی پابندیاں ختم کرنے کی تاریخ طے نہیں کردی جاتی۔

بہت سے ممالک جن میں فرانس، اور چین شامل ہیں نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کو اب عراق پر سے پابندیاں نرم کرنے کے بارے میں غور کرنا چاہئے۔ اس مقصد کے لئے چھ ماہ کا ایک عرصہ آزمائشی طور پر عراق کو دیا جائے جس میں اس کے اسلحہ کی تیاری پر نظر رکھنے کے لئے مانیٹرنگ کا نظام اپنایا جائے۔

عراقی اخبار القادسیہ نے لکھا ہے کہ امریکیوں کی یہ بھول ہوگی کہ وہ عراق کو ہیٹی' صومالیہ' یا پانامہ سمجھیں۔ عراق اب خاموشی سے سب کچھ برداشت نہیں کرے گا۔

☆ ○ ☆

سربیا کی طرف سے فتح کا اظہار

سربیا کے صدر سلوبوڈون میلوسیوک نے اقوام متحدہ کی طرف سے اقتصادی پابندیوں کے اٹھائے جانے کو اپنی فتح قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ بلغراد ائرپورٹ کا کھلنا اس کی فتح کے سلسلے کا ایک آغاز ہے۔

اقوام متحدہ نے یہ پابندیاں سربیا کے اس وعدے پر نرم کی ہیں کہ وہ بوسنین سربوں کے ساتھ رابطہ مکمل طور پر توڑے رکھے گا اور دونوں ملکوں کی سرحدیں پوری طرح بند رہیں گی۔ یاد رہے کہ ماضی میں بوسنین سربوں کو اسلحہ اور دیگر اشیاء کی سپلائی کا ذریعہ سربیا کی حکومت تھی جو بوسنین سربوں کے تمام مظالم کے دوران بوسنین سربوں کے لئے سرپرست اور مربی کا کردار ادا کرتی رہی ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا سربیا کے صدر اپنے وعدے پر قائم رہتے ہیں یا نہیں۔ چنانچہ امریکی وزیر دفاع مسٹر ولیم پیری نے نیٹو کے ادارے کو بتایا ہے کہ ان کے علم میں بعض ایسی رپورٹیں آئی ہیں کہ سربیا کے صدر کے وعدے کے باوجود کچھ اسلحہ بوسنین کو ان کی طرف سے فراہم کیا گیا ہے۔

بوسنیا ہرزی گووینا کے علاقے میں متعین اقوام متحدہ کی امن فوجوں نے بتایا ہے کہ ان کے پاس اس قسم کی سینکڑوں رپورٹیں موجود ہیں کہ رات کے وقت یوگوسلاوی فوج کے ہیلی کاپٹر بوسنین سربوں کے زیر قبضہ علاقے میں پروازیں کرتے ہیں۔

تاہم ۱۳۵ رکنی بارڈر مانیٹرنگ یونٹ کے سربراہ سویڈن کے ریٹائرڈ جنرل یو پیلناس نے کہا ہے کہ ان کے علم میں کوئی ایسی بات نہیں آئی کہ سربیا کی طرف سے بوسنین سربوں کو کوئی اسلحہ فراہم کیا گیا ہو۔ ابھی تک یہ ۱۳۵ رکنی ٹیم تین سو میل لمبی سرحد پر تمام جگہ متعین نہیں ہو سکی۔

روس کا ایک ایرو فلوٹ جہاز بلغراد کے ہوائی اڈہ پر اترا جس میں روسی عملہ اور اس کے نائب وزیر خارجہ سوار تھے۔ ۲۸ ماہ کے بعد یہ پہلا طیارہ تھا جو بلغراد ائرپورٹ پر اترا۔ روسی نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ انہیں خوشی ہے کہ سربیا نے بالآخر امن کا راستہ اختیار کر لیا ہے۔ یوگوسلاویہ کی قومی ائرلائن جے اے ٹی نے بھی اپنی پروازیں شروع کردی ہیں۔

ابھی بھی اس بات کا خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ سربیا کی طرف سے بوسنین سربوں کو اسلحہ مہیا کیا جارہا ہے۔ اور اس بات کو سربیا کے صدر کی چالاکی سمجھا جارہا ہے کہ اس نے اپنے سابقہ اتحادیوں یعنی بوسنین سربوں سے رابطہ توڑنے کا اعلان کیا ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ پانچ رکنی رابطہ گروپ کے ممالک نے اپنا امن سمجھوتہ سربوں سے نافذ کروانے کے لئے سربیا کے صدر پر جو اعتماد کیا ہے وہ ایک جوا ہے جو انہوں نے کھیلا ہے۔

امریکی صدر مسٹر کلنٹن نے مسلمان بوسنین کو انتظار کرنے کو کہا ہے اور ۱۵ اکتوبر کو ایک آخری ڈیڈ لائن مقرر کی ہے کہ بوسنین سرب پانچ ممالک کا پیش کردہ امن سمجھوتہ قبول کر لیں یا موسم بہار (مارچ ۱۹۹۵ء) تک انتظار کے بعد نیا لائحہ عمل طے کیا جائے۔ امریکہ نے بوسنین مسلمانوں کو اس پر منوا لیا ہے کہ وہ انتظار کرنے کی پالیسی کو قبول کرلیں۔ کیونکہ امریکہ اور بوسنین مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ بوسنین سرب لیڈر روڈ ووان کراڈزک اتنا عرصہ سربیا کی امداد کے بغیر نہیں گزار سکیں گے۔ اس دوران بوسنین مسلمانوں پر سے اسلحہ کی پابندی ہٹانے کے معاملہ کو بھی موخر کر دیا گیا ہے۔

لیکن معلوم یہی ہوتا ہے کہ جس طرح ماضی میں بوسنین سربوں کو جس قدر وقت دیا گیا کہ وہ خود ہی سمجھ جائیں گے' اب بھی یہ وقت دینے کی پالیسی ناکام رہے گی۔ اور بڑی طاقتیں اپنا امن منصوبہ سربوں سے منوا سکیں گی۔ اور اس دوران شہریوں کی زندگی مسلسل عذاب کا شکار رہے گی۔ اور ماضی کی طرح اب بھی ۲۲ ہزار اقوام متحدہ کی امن فوج اپنی جانیں بچانے کی کوشش میں زیادہ مصروف رہے گی بجائے اس کے کہ وہ شہریوں کی حفاظت میں کوئی کام کر سکیں۔ حالانکہ شہریوں کی تکالیف کا ازالہ ہی وہ کام تھا جس کے لئے ان کو یہاں بھیجا گیا تھا۔

آئندہ موسم بہار میں اس علاقے میں دوسری جنگ عظیم کے بعد شدید ترین خونریزی کو تین سال ہو جائیں گے۔ لیکن دکھائی یہ دے رہا ہے کہ ایک سال پہلے کی نسبت بوسنیا کے متحارب فریق پہلے سے زیادہ اپنے موقف پر سختی سے ڈٹے ہوئے ہیں۔ اور مستقبل قریب میں اس بد نصیب خطہ ارض پر امن قائم ہونے کی بظاہر کوئی امید دکھائی نہیں دے رہی۔

مسلمانوں کے لئے خوشی یا سکون کی بات صرف یہی ہے کہ جس طرح بوسنین سربوں کو امید تھی مسلمان صفحہ ہستی سے غائب نہیں ہوئے اور شدید ترین مظالم اور نسل کشی کی کوششوں کے باوجود وہ اپنے مورچوں پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ بوسنین مسلمانوں کی زندگی شدید ترین مصائب اور عذاب کی المناک کیفیات سے دوچار ہے۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ ان کو کب سکون کی گھڑیاں نصیب ہوں گی!

☆ ○○○ ☆

جرمنی کے متوقع انتخابات

حالیہ ضمنی انتخابات میں جرمنی کے حکمران مسٹر ہلمٹ کوہل کی مخلوط حکومت میں ساتھی پارٹی فری ڈیموکریٹ کے شکست کھانے کا سلسلہ اگر ۱۶ اکتوبر کے عام انتخابات میں بھی جاری رہا تو اس بات کا امکان ہے کہ مسٹر کوہل آئندہ حکومت گرینڈ کولیشن کی بناء پر تشکیل دیں اور ان کی حکومت میں اپوزیشن کی بڑی پارٹی سوشل ڈیموکریٹ ان کی ساتھی ہو۔ یا دوسری صورت یہ ہو کہ سوشل ڈیموکریٹ پارٹی مشرقی جرمنی کی سابق کمیونسٹ پارٹی جس کا موجودہ نام پارٹی آف ڈیموکریٹک سوشلزم ہے' اس سے مل کر حکومت بنالے۔ مسٹر کوہل کی ساتھی فری ڈیموکریٹ پارٹی اس سے پہلے بھی ختم ہونے کے قریب تھی لیکن آخری وقت میں سنبھالا لے لیا کرتی تھی۔ یہ بات اب دوبارہ بھی ہو سکتی ہے۔

○○○

انسان کو ہلاک کرنے والی چیزوں میں ایک بد صحبت بھی ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بقیہ صفحہ ۳

کار ہو سکتا ہے۔ آرنیکا خون کو پتلا نہیں کرتی بلکہ اس کی جمنے کی قدرتی صلاحیت کو ختم نہیں کرتی۔

چوٹوں سے جسم نیلا پیلا ہو۔ خون جم گیا ہو۔ تو بغیر کسی خوف کے آرنیکا دیں۔ دل کا حملہ ہو تو آرنیکا دیں مگر لیکیسز Lachesis کے ساتھ۔ لیکیسز: سانپ کے کاٹے کی وہ دوا ہے جس کا دل پر خون کے ذریعے اثر ہو۔ لیکن بعض سانپوں کے زہر اعصاب کے راستے دل پر حملہ کرتے ہیں اس میں چوٹی کا سانپ ناجا NAJA ہے۔

لیکیسز کا تعلق Clotting سے ہے۔ لیکیسز اکیلا دیں گے تو اینٹی کلاٹنگ اثر کرے گی۔ الٹ اثر بھی ہو سکتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں نے تجربے سے دیکھا ہے کہ اگر ہومیوپیتھ ملتی جلتی دوائیں یکے بعد دیگرے دے تو وہ الٹ اثر بھی کر سکتی ہے۔ سب سے زیادہ یہ بات ٹائیفائیڈ کے حملے میں ہوتی ہے۔ ایک دوا آپ نے چن لی ہے۔ وہ اگر صحیح فائدہ نہیں دے رہی تو دوسری ایسی ہی اثر کی دوا رجحان کو مخالف بھی کر دے گی۔ ایسا مریض پھر ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں غور سے ایک دوا کو چن لوں اور اسے دیتا رہوں اگر اثر نہ کرے گی تو اس کا انٹی ڈوٹ کر کے مزید دواؤں کو یا ایلوپیتھک کے حوالے کر دوں گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا جن کیسز میں ایک کے بعد دوسری دوا دی وہاں مریض ردعمل کے لائق نہیں رہتا۔ اس خطرے کے پیش نظر آرنیکا اور لیکیسز کو ملا کر استعمال کریں اس کو روٹین بنالیں۔

آرنیکا لیکیسز: ۲۰۰۔ ہارٹ اٹیک میں۔ جب یہ کلاٹنگ کے نتیجے میں ہو۔ یا اس کے ایسے اثرات ہوں کہ مسلز Muscles کا ایک حصہ مرجاتا ہے۔ اس لئے بھی کسی حد تک مفید ہے۔ اعصاب میں زندگی پیدا کر دیتا ہے۔

وضع حمل کی احتیاطی دوا آرنیکا کو وضع حمل میں جب بچے کی پیدائش متوقع ہو۔ اس میں جو غیر معمولی زور لگتا ہے۔ تھک جانے سے مستقل دردیں ٹھہر جاتی ہیں۔ آرنیکا اس میں حفظ ماتقدم Preventive کے طور پر استعمال کرائیں۔

جب بچے کی پیدائش متوقع ہو تو بلکہ جہاں فائدہ مند ہو گی اس سے پہلے آرنیکا ۲۰۰ کی چند خوراکیں فائدہ دیں گی۔ یہ انفیکشن کی دوا بھی ہے اور انٹی سپٹک بھی ہے۔ کسی قسم کے خون اور جسم خاص طور پر بچے ہوئے خون کی خرابی کے اثرات کو دور کرتا ہے۔ انفیکشن کو ہونے ہی نہیں دیتا۔

پرسوتی بخار پرسوتی بخار۔ بچے کی پیدائش کے بعد پائیروجینم Pyrogenum اور سلفر ۲۰۰ ملا کر دی جاتی ہے۔ لیکن اگر آرنیکا پہلے دیں تو پھر شاید ان کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ اگر ساتھ مکس MIX کر دیں تو نقصان بھی نہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا بعض اوقات ملا کر ادویہ دینے سے 'جیسے چھٹا مارنا کہتے ہیں۔ ساری ادویہ مل کر سارے اثرات کو بڑھاتی نہیں بلکہ بعض اثرات کی قربانی بھی دینی پڑتی ہے۔ اپنی ناکامی پر پردہ ڈالنے یا وقت کی کمی سے مجبور ہو کر کہ ہر مریض کے لئے خصوصی دوا کو استعمال کر کے اس کا نتیجہ دیکھا جائے۔ اتنا وقت نہ ہو۔ تو دوائیں ملا کر بھی دینا پڑتی ہیں۔

تاہم اکیلی دوا کا اثر سنگل بلٹ Bullet اکیلی گولی کی طرح ہوتا ہے۔ چھروں کے فائدے سے زیادہ اثر ہوتا ہے۔ دواؤں کو ملا کر دینے سے عمومی اثر کم بھی ہو جاتا ہے یا نیا اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کو Resultant Effect کہا جاتا ہے یہ صحیح ہومیو پیتھی نہیں ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے میں بھی چھٹا استعمال کرنے پر مجبور ہوں۔ میں نے بہت لمبے باریک تجربے سے بعض دواؤں کو اکٹھا کیا ہے۔

اسہال پیچش کولک کا نسخہ اسہال پیچش۔ پیٹ میں کولک Colic کے درد میں ذیل کا نسخہ استعمال کریں۔

میگ فاس Mag Phos
کولوسنتھ Colocynth
بیلاڈونا Belladonna

بیلاڈونا میں گرمی سے تشنج بڑھتا ہے
میگ فاس میں سردی سے تشنج بڑھتا ہے اور
کیوپرم میں گرمی سے تشنج بڑھتا ہے۔

نکس وامیکا، بیلاڈونا اور کیوپرم کے عناصر بھی موجود ہیں۔ اس لئے اصولاً اسے گرمی سے بڑھنا چاہئے۔ مگر یہ بہت پیچیدہ دوا ہے۔ نکس گرمی والوں اور سردی والوں دونوں کے لئے مفید ہے۔ کولوسنتھ کا گرمی سردی میں کوئی اثر نہیں ملتا۔ کولک' پیٹ درد میں اگر مریض دوہرا ہو کر پیٹ پکڑے تو کولوسنتھ موثر ہے۔ اگر درد سے پیچھے کی طرف جھکے تو ڈایاسکوریا موثر ہے۔

نکس وامیکا سردی گرمی دونوں میں اپنی ذات میں تشنج کے خلاف چوٹی کی دوا ہے۔ معدے اور انتڑیوں میں ایسا ہوتا ہے۔ میگ فاس سردی سے بڑھنے والے تشنج کی دوا ہے۔

بقیہ صفحہ ۱

نہیں بلاتے 'بدیوں سے روکتے نہیں۔ ان کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کشتی میں سوار کچھ لوگ ہوں جس کی ایک اوپر کی منزل ہو اور ایک نیچے کی منزل ہو نیچے کی منزل والے اس کشتی کی تہہ میں سوراخ کر رہے ہوں اور ان کو اوپر کی منزل والے روکیں نہیں کہ ہمیں کیا ہے تو نیچے کی منزل میں ہونے والا واقعہ ہے۔ نتیجۃً جب وہ سوراخ ہو جائے تو ان سب نے بہر حال غرق ہونا ہے۔ یہ قوموں کی زندگی کی بقا کا مسئلہ ہے جو قرآن کریم نے بیان فرمایا اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسی طرح اس کو سمجھا اور سمجھایا پس جماعت احمدیہ کو اس بات کو روزمرہ کا شیوہ بنا لینا چاہئے کہ اچھی باتوں کی طرف بلانا شروع کریں اور اچھی باتوں کا حکم دیا کریں اور برے کاموں سے روکا کریں۔

(از خطبہ ۲۶- اگست ۱۹۹۴ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ اہلیہ منور احمد صاحب آف فیصل آباد فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ نعیم احمد صاحب ربوہ فضل عمر ہسپتال کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں چند روز رہنے کے بعد واپس گھر آگئی ہیں۔ اللہ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آسامیاں خالی ہیں

○ دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے باصلاحیت اور تجربہ کار کارکنان کی ضرورت ہے۔

ڈرائیور - ایک
کلرک - ایک
مددگار کارکن - ایک

خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے احباب سے گزارش ہے کہ اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب جماعت سے تصدیق اور اپنے کوائف کے ساتھ مورخہ ۱۴- اکتوبر تک دفتر صدر عمومی میں بھجوادیں۔

(صدر عمومی)

تبدیلی فون

○ مکرم امیر جماعت احمدیہ ضلع میرپورخاص و تھرپارکر کا فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے۔ پرانا نمبر ۲۴۱۵ اور نیا نمبر ۶۰۴۱۵ ہے احباب نوٹ فرما لیں۔

اعلان گمشدگی رسید بک

○ ایک عدد رسید بک نمبر A9421 مستعمل شدہ رسید نمبر ۱ تا ۸ جماعت احمدیہ لاہور شہر حلقہ چھاؤنی سے گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو جائے تو نظارت مال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو اطلاع دیں۔ نیز اس رسید بک پر کسی صاحب کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرمائیں۔

(ناظر مال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

○ (سرور محمود صاحب بابت ترکہ منشی سردار محمد صاحب)

مکرم سرور محمود صاحب مکان نمبر ۱۸/۴ دارالیمن غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم منشی سردار محمد صاحب، قضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر ۱۸/۴ برقبہ دس مرلے واقع دار الیمن غربی الاٹ شدہ ہے۔ لہذا ان کا پلاٹ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲۔ محترمہ ناصرہ پروین صاحبہ (بیٹی)
۳۔ محترمہ شاکرہ طلعت صاحبہ (بیٹی)
۴۔ مکرم سرور محمود صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

کوشش کریں کہ الفضل انٹرنیشنل آپ کو دستیاب ہو سکے۔ اس پرچہ میں حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے خطبات کا پورا متن شائع ہوتا ہے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں بھی زیادہ تفصیل کے ساتھ پیش کی جاتی ہیں۔

(خصوصاً ہومیوپیتھک) ڈاکٹر متوجہ ہوں
ہمارے تیار کردہ ہومیوپیتھک مرکبات کے فری سیمپلز اور لٹریچر کیلئے بذریعہ خط یا ٹیلیفون رابطہ کریں۔
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-791 04524-211283 فیکس 04524-212299

خبریں

ربوہ : 11 اکتوبر۔1994ء
موسم خوشگوار ہے
درجہ حرارت کم از کم 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کوآپریٹو متاثرین کے لئے پیکیج پر عمل نہ کرنے والوں کا محاسبہ ہو گا۔ ماؤں' بیٹوں' بہنوں اور بزرگوں کو عمر بھر کی کمائی سے محروم کرنے کے مجرموں کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ انہیں عوامی عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ وزیر اعظم نے سرکاری پیکیج کا تمسخر اڑانے اور اس پر کارروائی سے انکار کرنے میں ملوث اہلکاروں کی فہرستیں تیار کرنے کی ہدایت دے دی ہے۔

○ صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ پاکستان میں نوجوان صحت مند سرگرمیوں سے محروم ہیں۔ انہوں نے لوگوں سے کہا کہ وہ گھروں سے باہر نکلیں اور قدرتی حسن سے لطف اندوز ہوں۔

○ لاہور میں مسلم لیگ (ن) کے حامی وکلاء نے دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے باوجود جلوس نکالا انہوں نے یہ جلوس کراچی میں وکلاء پر تشدد کے خلاف نکالا تھا۔ پولیس نے شرکاء جلوس کے منتشر ہونے کے بعد کمانڈو ایکشن کیا اور وکیلوں کی بجائے جلوس دیکھنے والے ایک درجن افراد کو گرفتار کر لیا۔ وکلاء ان گرفتاریوں کے بعد تھانہ سول لائنز پہنچ گئے اور حکومت کے خلاف نعرے بازی کی اور گرفتار شدگان کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ اس پر پولیس نے ایک نوجوان کو رہا کر دیا جس پر وہ سب منتشر ہو گئے۔

○ پولیس نے لیگیوں کے گھروں پر چھاپے مار کر گرفتاریاں کرنے کا سلسلہ جاری رکھا اور کئی ارکان اسمبلی سمیت مزید سینکڑوں افراد کو گرفتار کر لیا۔ چوہدری جعفر اقبال' مسٹر حمزہ' نوابزادہ اقبال مہدی' میاں امتیاز احمد' یار محمد خان' زاہد انور واہلہ' نصیر محمد خان اور سابق سینیٹر ذوالفقار چشتی' بھی گرفتار شدگان میں شامل ہیں سرحد میں بھی چار ایم۔ پی۔ اے گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

○ وزیر اعظم پاکستان بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ امن و امان قائم رکھنے کے لئے کچھ افراد کو حراست میں لینا ضروری تھا۔ انہوں نے کہا عوام خود بڑے منصف ہیں اور قومی مفاد میں کام کرنے والوں اور ملکی مفاد کے خلاف اقدامات کرنے والوں میں تمیز کر سکتے ہیں۔

○ صوبہ سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ پیر صابر شاہ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ وہ اسلام آباد سے پشاور جا رہے تھے کہ راستے میں ان کو پکڑ لیا گیا۔ اس کے علاوہ معلوم ہوا ہے کہ کبیر والا سے فخر امام کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے صدر اور قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کا "کریک ڈاؤن" دراصل اس کا بریک ڈاؤن ہے انہوں نے کہا کہ حکمرانوں کے ہاتھ پاؤں پھول چکے ہیں وزیر اعظم جمہوریت کو پہنچنے والے نقصان کا اندازہ نہیں کر سکتیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت دیوانوں کی طرح اس طرح کے اقدامات کر رہی ہے۔ جو اس کے خلاف جاتے ہیں انہوں نے کہا تحریک نجات حقیقی آزادی کی تحریک ہے۔

○ وزیر اعظم پاکستان بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن لیڈر اپنی جمہوری حدود سے تجاوز کر رہے ہیں وہ اسٹیبلشمنٹ کو تقسیم اور جمہوریت کو تباہ کر کے برسر اقتدار آنا چاہتے ہیں لیکن ایسا ہرگز نہیں ہو گا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس منیر۔ اے شیخ۔ نے اتفاق فونڈری کو دیوالیہ قرار دینے کی دو درخواستیں سماعت کے لئے منظور کر لیں اور محمد شریف' نواز شریف شہباز شریف و دیگر کو نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔ کیس کی آئندہ سماعت ۳ نومبر کو ہو گی۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس منیر اے شیخ نے اتفاق گروپ کے دو جنرل مینیجروں کی عبوری ضمانت قبل از گرفتاری منظور کر لی ہے دونوں کے خلاف دستاویزات میں جعل سازی کے الزام میں مقدمہ درج ہے۔

○ مسلم لیگ کے رہنما' سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال نے کہا ہے کہ نواز شریف نے اپنا پیکیج پیش کر کے جمہوریت کے لئے آخری موقع فراہم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۹ نکات پر حکومت اور اپوزیشن میں تصفیہ نہ ہوا تو جمہوریت کا کوئی مستقبل نہ ہو گا۔ تمام جماعتوں کو متفقہ فارمولے کے لئے کام کرنا چاہئے۔

○ پنجاب کے سینئر وزیر مخدوم الطاف نے کہا ہے کہ میاں نواز شریف پوری قوم کو یرغمال بنا کر اور اغوا کر کے اپنے مفادات اور اقتدار کی صورت میں تاوان حاصل کرنا چاہتے ہیں اور حکومت کو بلیک میل کر کے ذاتی مفادات کا تحفظ چاہتے ہیں۔

○ گھی کارپوریشن آف پاکستان کے ترجمان نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ گھی کے نرخوں میں تین روپے فی کلو کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ جی۔ سی۔ پی نے کہا ہے کہ گھی کی قیمتوں میں کوئی اضافہ نہیں ہو گا۔

○ سندھ اسمبلی کے اجلاس کے دوران ایوان میں ایک چوہا داخل ہو گیا۔ چوہے کو مارنے کے لئے ارکان اسمبلی اور اسمبلی کا سٹاف بیک وقت متحرک ہو گئے لیکن اتنے لوگوں کی موجودگی میں چوہا جان بچا کر نکل بھاگنے میں کامیاب ہو گیا۔

○ ڈیرہ غازی خان کی پولیس نے ڈیرہ غازی خان کی سرائے کے کمرہ نمبر ۳۳ پر چھاپہ مار کر بھاری تعداد میں غلیلیں برآمد کر لیں۔ کسی گرفتاری کی اطلاع نہیں ملی۔

○ جماعت اسلامی پاکستان کے شعبہ خواتین نے کہا ہے کہ ٹیلی ویژن اور اخبارات میں فیملی پلاننگ کے اشتہارات بند کئے جائیں۔

○ حکومت نے ہڑتال میں شرکت کرنے سرکاری ملازمین کی برطرفی کے احکام صادر کر دئے ہیں۔

○ امریکہ نے عراقی فوج کے ممکنہ حملے روکنے کے لئے خلیج کے علاقے میں ۵۲ ہزار فوج تعینات کرنے کا اعلان کیا ہے۔

○ اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل حامد الغابد نے کہا ہے کہ عراق کشیدگی میں اضافہ کرنے سے گریز کرے۔

○ ہیٹی میں جلاوطن صدر کے ۱۴ حامیوں کو بس تلے کچل دیا گیا۔

○ چین کے شہری جلد ہی امریکی پروگرام دیکھ سکیں گے۔

○ مقبوضہ کشمیر اور بھارتی فوج میں جھڑپ کے نتیجہ میں ۱۵ حریت پسند شہید اور ۱۰ فوجی مارے گئے۔ قابض فوج نے ضلع اسلام آباد کا مکمل محاصرہ کر رکھا تھا جسے توڑنے کے لئے مجاہدین نے حملہ کر دیا۔ ۱۲ گھنٹے کے معرکے میں بھارتیوں کو زبردست نقصان۔ ۱۰ ہزار فوجی اور ہیلی کاپٹر آپریشن میں شریک ہوئے۔

(ہومیوپیتھک)
ٹانک ڈراپس
(خصوصاً ادھیڑ عمر اور بوڑھے افراد کیلئے)
زود اثر ہومیوپیتھک فارمولا جو اعصاب اور دماغ اور جسم کو تقویت دیتا ہے۔ تھکن اور جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے اور طبیعت کو ہشاش بشاش اور توانا رکھتا ہے قیمت ۴۰ روپے
کیور ہومیو ڈراپس (ڈاکٹر طاہر ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 771-04524 فیکس: 211283-04524
04524-212299

ہمارے دواخانہ کا تیار کردہ
مشہور و معروف چورن
اکسیر معدہ
اب بڑی، چھوٹی ڈبی نئی پیکنگ کے علاوہ
منی پیک میں بھی دستیاب ہے
قیمت ۲۰/- ۱۰/- ۱/-
خریدتے وقت تسلی کر لیجئے کہ
'اکسیر معدہ' خورشید یونانی دواخانہ کا بنا ہوا ہے
مینیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211536

سرحد میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکرم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)
کراچی
پروپرائیٹرز:
میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز
فون: ۶۳۲۵۵۱۱
۶۳۲۰۳۴۴